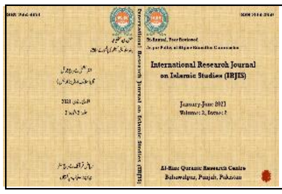

International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

حشرات الارض بطور نعمت: خوراکی بحران کا اسلامی و سائنسی حل

Insects as a Blessing: An Islamic and Scientific Solution to the Global Food Crisis

Muhammad Adnan Farooq
PhD Scholar, Department of Islamic Studies,
The Islamia University of Bahawalpur, Punjab, Pakistan
Email: muhammadadnanfarooqdanish@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0008-4093-8163

To cite this article: Muhammad Adnan Farooq. 2024. "حشرات الارض بطور نعمت: خوراکی بحران کا اسلامی و سائنسی حل: Insects as a Blessing: An Islamic and Scientific Solution to the Global Food Crisis". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 6 (Issue 2), 14-24.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 6 || July - December 2024 || P. 14-24
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-6-2-2/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.06.02.u2
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	31 December 2024
License:	This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

The ever-growing human population poses serious challenges, particularly concerning global food security. As conventional food sources may become insufficient, it is essential to explore sustainable alternatives. One such potential solution is the use of insects as a food source. Insects are highly nutritious, containing substantial amounts of proteins, fats, essential vitamins, minerals, and bioactive compounds. Their consumption not only helps meet dietary needs but also offers environmental benefits, such as reducing pollution and lowering greenhouse gas emissions. This research article also explores the Islamic legal perspective on the consumption of insects by presenting the viewpoints of the four major Sunni schools of thought (A'immah Arba'a). It highlights that while certain insects are explicitly prohibited, the general stance in Islamic jurisprudence is not one of absolute prohibition. Therefore, many insects may be permissible and can be considered viable components in addressing future food shortages. The study offers an integrated approach combining scientific insight and Islamic jurisprudence to address one of the most pressing issues of our time.

Keywords: Insects as Food, Food Security, Islamic Jurisprudence, Sustainable Nutrition, A'immah Arba'a Perspectives

حشرات الارض کی تعریف

اردو لغت میں حشرات الارض کا اطلاق زمین میں سوراخ کرکے رہنے والے کیڑے مکوڑوں پر ہوتا ہے۔[1]

عربی لغت میں صغار دواب الارض یعنی زمین کے چھوٹے جانوروں کو حشرات کہتے ہیں۔[2]

عربی میں احراش، احناس، خشاش اور ہوام کے الفاظ بھی حشرات کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ حشرات کی واحد حشرۃ ہے جو حشر یحشر باب نصر ینصر سے ہے۔ جس کا معنی ہے جمع ہونا۔ کثرت کے باعث حشرات پر اس لفظ کا استعمال کیا گیا ہے۔ فقہاء نے بھی لغوی معنی کے اعتبار سے حشرات کی تعریف کی ہے۔

علامہ نسفی کی رائے

الحشرات صغار دواب الارض، حشرات زمین کے چھوٹے جانور ہیں۔[3]

امام نووی کی رائے

وهي هوام الارض وصغاردوابها یہ زمین کے زہریلے کیڑے مکوڑے اور چھوٹے جانور ہیں۔[4]

علامہ شامی کی رائے

علامہ شامی نے حشرات میں مکھی، یربوع، جوں، پسو، بھڑ، مینڈک، سانپ، خارپشت، گرگٹ، چھپکلی، چوہا کو شامل کیا ہے۔[5]

ماہرین حیوانیات کے رائے

ماہرین نے حشرات کو مختلف گروہوں میں تقسیم کیا ہے۔ کچھ وہ ہیں جن میں بہنے والا خون موجود ہے جیسے چوہا وغیرہ کچھ حشرات وہ ہیں جن میں خون نہیں ہوتا یا بہنے والا خون نہیں ہوتا جیسے بھڑ اور چھپکلی وغیرہ۔ المختصر لغوی اور اصطلاحی اعتبار سے حشرات کا اطلاق تمام چھوٹے جانوروں پر ہوتا ہے۔ گروہ کوئی بھی ہو حلت و حرمت کے اعتبار سے شرعی حکم میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

ویکیپیڈیا پر حشرات کی تعریف

"حشرات یا کیڑے مکوڑے زمین پر پائے جانے والے غیر فقاری جانوروں کا سب سے بڑا گروہ ہے، جن کی لاکھوں اقسام اب تک دریافت کی جاچکی ہیں۔ عموماً ان کی چھ یا چھ سے زائد ٹانگیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے کچھ رینگنے والے کیڑے ہوتے ہیں جبکہ کچھ اُڑنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ ان میں سے نصف کو زندہ نامئے بھی کہا جاتا ہے۔"[6]

حشرات میں حلت و حرمت کا اصول

قرآن و حدیث سے رہنمائی لیتے ہوئے فقہاء اسلام نے چند بنیادی اصول وضع فرمائے ہیں۔

---

1 Urdu Lughat, Urdu Lughat Board (Taraqqi Urdu Board), Karachi, 1982, Jild 8, Safhah 168.

2 Ibn Manzur, Abu al-Fadl, Jamal ad-Din Muhammad bin Makram bin 'Ali al-Firaqi, Lisan al-'Arab, Beirut, Jild 4, Safhah 191.

3 Al-Nasafi, Najm ad-Din, 'Umar bin Muhammad bin Ahmad bin Isma'il, Abu Hafs, Talabat at-Tullabah fi Istilahat al-Fiqhiyyah, al-Matba'ah al-'Amirah, Maktabah al-Muthanna, Baghdad, 1311H, Safhah 103.

4 Al-Nawawi, Abu Zakariyya, Muhy ad-Din, Yahya bin Sharaf, Tahreer Alfaz at-Tanbih, Dar al-Qalam, Damascus, 1408H, Safhah 167.

5 Ibn 'Abidin, Muhammad Amin bin 'Umar bin 'Abd al-'Aziz 'Abidin, Radd al-Muhtar 'ala ad-Durr al-Mukhtar, Beirut, Dar al-Fikr, 1412H, Kitab adh-Dhaba'ih, Jild 6, Safhah 304.

6 https://ur.wikipedia.org

1۔ جن حشرات کے حلال ہونے پر نص موجود ہے وہ حلال ہیں۔اور جن کے حرام ہونے پر نص موجود ہے وہ حرام سمجھے جائیں گے۔ مثلاً ٹڈی کا حلال ہونا نص سے ثابت ہے۔ لہذا ٹڈی بالاتفاق حلال ہے۔

2۔ جن حشرات کے حلال و حرام ہونے کے بارے میں نص وارد نہیں ہوئی ان کے بارے میں طیب و خبیث کے اصول سے حکم لگایا جائے گا۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"يَسْـَٔلُوْنَكَ مَا ذَآ اُحِلَّ لَہُمْ۝۰ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ۝۰ۙ"[7]

"اے حبیب! تم سے پوچھتے ہیں کہ اُن کے لئے کیا حلال ہوا؟ تم فرمادو کہ حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں"

"الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ"[8]

"آج تمھارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کردی گئیں"

قرآن مجید کلام کی نسبت حضور اکرم ﷺ کی طرف کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

"وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ"[9]

"اور وہ (رسول) ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں۔"

نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ حشرات میں سے طیب جانور حلال اور خبیث جانور حرام قرار دیئے جائیں گے۔البتہ طیب و خبیث کی پہچان میں فقہاء اسلام کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

3۔ وہ حشرات جن کو قتل کرنے کی ممانعت ہے یا ان کو قتل کرنے کا حکم ہے ان کا کھانا حرام ہوگا۔ یہ اس لئے کہ جن کو قتل کرنے سے منع کیا گیا اگر ان کا کھانا جائز ہوتا تو ان کو قتل کرنے سے منع نہ کیا جاتا کیونکہ قتل کئے بغیر انہیں کھایا نہیں جاسکتا۔

اور جن کو قتل کرنے کا حکم ہے اگر ان کا کھانا جائز ہوتا تو ان کو قتل کرکے ضائع کرنے کی بجائے ذبح کرکے استعمال کا حکم دیا جاتا۔[10]

حدیث میں قتل کی ممانعت

"عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنْ الدَّوَابِّ النَّمْلَةُ وَالنَّحْلَةُ وَالْهُدْهُدُ وَالصُّرَدُ"[11]

"سیدنا ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چار قسم کے جانوروں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور لٹورا۔"

موذی جانوروں کے قتل کا حکم

"عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنْ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يَقْتُلُهُنَّ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ"[12]

---

[7] Al-Qur'an 5:4
[8] Al-Qur'an 5:5
[9] Al-Qur'an 7:157
[10] Al-Jassas, Ahkam al-Qur'an, Jild 4, Safhah 188.
[11] Abu Dawud, Sulaiman bin al-Ash'ath as-Sijistani, Sunan Abi Dawud, al-Awla (Dar al-Risalah al-'Alamiyyah, 2009), Jild 4, Safhah 364, Hadith No. 5267.
[12] Al-Bukhari, Al-Jami' as-Sahih, Kitab Jaza' as-Sayd, Hadith No. 1829.

"حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور ضرر رساں ہیں۔انھیں حرم میں بھی مارا جاسکتا ہے۔کوا، چیل، چوہا، بچھو، اور باؤلا کتا جو کاٹنے والا ہو۔"

اس لئے فقہاء اسلام نے کہاہے کہ مذکورہ جانوروں کا کھانا جائز نہیں ہے۔چنانچہ کھانے کے لحاظ سے تمام حشرات دو قسم کے ہیں۔1۔جن کا کھانا حلال ومباح ہے۔2۔جن حشرات کا کھانا حرام ہے۔

حشرات الارض کو کھانے کا حکم

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: هوالذی خلق لکم مافی الارض جمیعا[13]

"وہی تو ہے جس نے سب چیزیں جو زمین میں ہیں تمہارے لئے پیدا کیں"

قرآن مجید کی اس آیت سے اسلامی شریعت کا ایک اصول اخذ کیا گیا۔:"الاصل فی الاشیاء الاباحة"[14]

"تمام اشیاء میں اصل مباح ہونا ہے"

قرآن مجید کی دیگر آیات بھی یہ بتاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کے تمام چیزیں انسان کو فائدہ دینے کے لئے بنائی ہیں۔ان آیات سے یہ سمجھ آتا ہے کہ جن اشیاء کی حرمت قرآن وحدیث اور شرعی اصولوں سے ثابت نہیں وہ تمام چیزیں مباح ہیں۔اگر وہ مباح نہ ہوں تو انسان بہت ساری نعمتوں سے محروم ہو کر ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔البتہ کائنات کی کچھ چیزیں طیب، پاکیزہ، صاف ستھری شمار ہوتی ہیں اور کچھ چیزوں کو خبیث، گندا اور ناپاک سمجھا جاتا ہے۔کسی چیز کا طیب وخبیث ہونا بھی اس کے حلال وحرام ہونے کی دلیل ہے۔

حشرات الارض کھانے میں احناف کی رائے

احناف کے نزدیک ٹڈی کے علاوہ تمام حشرات کا کھانا حرام ہے۔ان کے نزدیک تمام حشرات مطلقاً حرام ہیں۔[15]

فقہاء احناف کے دلائل

قرآن مجید کلام کی نسبت حضور اکرم ﷺ کی طرف کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

"وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ"[16]

اور حرام کرتا ہے ان پر ناپاک چیزیں۔اس آیت میں خبائث کو حرام قرار دیا گیا ہے۔اور ٹڈی کے علاوہ تمام حشرات خبائث میں شامل ہیں۔نفیس طبیعتیں ان سے نفرت کرتی ہیں لہذا تمام حشرات حرام ہیں۔

حشرات الارض کا کھانا حرام ہے، اس بارے میں امام محمد بن احمد سرخسی لکھتے ہیں

"والمستخبث حرام بالنص لقوله تعالى:﴿وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَٰٓئِثَ﴾ولهذا حرم تناول الحشرات، فإنها مستخبثة طبعا، وإنما أبيح لنا أكل الطيبات"[17]

اور خبیث چیز نص کی بنا پر حرام ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (اور نبی لوگوں پر خبیث چیزوں کو حرام کرتے ہیں) اور اسی

---

[13] Al-Qur'an 2:29

[14] Ibn Najim, Zayn ad-Din bin Ibrahim bin Muhammad, Al-Ashbah wa an-Naza'ir li Ibn Najim, al-Sheikh Zakariyya 'Umayrat, Beirut, Lebanon, Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Safhah 66.

[15] 'Ala' ad-Din, Abu Bakr bin Mas'ud bin Ahmad al-Hanafi, Bada'i' as-Sana'i' fi Tartib ash-Shara'i', Jild 5, Safhah 36.

[16] Al-Qur'an 7:157

[17] As-Sarakhsi, Imam Muhammad bin Ahmad, Al-Mabsut, Kitab as-Sayd, Matbu'ah Dar al-Ma'rifah, Beirut, Jild 11, Safhah 220.

وجہ سے حشرات کا کھانا حرام ہے، کیونکہ یہ طبعاً خبیث ہیں، جبکہ ہمارے لیے پاکیزہ چیزوں کو کھانا حلال کیا گیا ہے۔

"عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا"[18]

"عامر بن سعد نے اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص) سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے چھپکلی کو مار دینے کا حکم دیا اور اس کا نام چھوٹی فاسق رکھا۔"

حضرت عائشہ ہی کی دوسری روایت میں سانپ کا ذکر مروی ہے لہذا چھپکلی اور چوہے پر قیاس کرتے ہوئے تمام حشرات الارض کو حرام قرار دیا جائے گا۔

ٹڈی کا حلال ہونا

تمام فقہاء اسلام کا اتفاق ہے کہ حشرات الارض میں سے ٹڈی کا کھانا حلال ہے۔ کیونکہ ٹڈی کے حلال ہونے پر حدیث موجود ہے جس کے مخالف کوئی دوسری حدیث موجود نہیں ہے۔

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أُحِلَّتْ لَكُمْ مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ، فَأَمَّا الْمَيْتَتَانِ، فَالْحُوتُ وَالْجَرَادُ، وَأَمَّا الدَّمَانِ، فَالْكَبِدُ وَالطِّحَالُ"

"حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے لیے دو مری ہوئی چیزیں اور دو خون حلال ہیں۔ مردہ چیزیں تو مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کلیجی اور تلی ہیں۔"

یعنی مچھلی اور ٹڈی دو ایسے جاندار ہیں جو مردہ حالت میں بھی حلال ہیں۔ ان کا کھانا جائز ہے اگرچہ یہ مر جائیں۔ فقہاء احناف وشوافع کے نزدیک ٹڈی کسی بھی سبب سے مرے یا طبعی موت مرے جائز ہے۔ اس کے حلال ہونے کے لئے ذبح کی شرط نہیں ہے۔ فقہاء مالکیہ کا مؤقف ہے کہ جب تک اس کی موت کا کوئی سبب نہ ہو اس وقت تک اس کا کھانا حلال نہیں، اگرچہ اس کا سر الگ نہ کیا جائے، اس کا کوئی جز وکاٹ دیا جائے یا اس کو بھون لیا جائے یا اس کو زندہ پکا لیا جائے۔ اور اگر ٹڈی اپنی طبعی موت مر جائے یا کسی برتن میں مر جائے تو اس کا کھانا حلال نہیں۔[19]

ٹڈی کا ذکر قرآن میں

"خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ"[20]

"تو آنکھیں نیچی کئے ہوئے قبروں سے نکل پڑیں گے گویا بکھری ہوئی ٹڈیاں"

مولانا عبد الماجد لکھتے ہیں کہ

"ٹڈی مشہور ومعروف پرندہ ہے۔ اسے عربی زبان میں "الجراد" کہا جاتا ہے۔ ٹڈی کی دو اقسام بحری ٹڈی اور بری ٹڈی ہیں۔ ٹڈیاں زرد، سرخ اور سفید رنگ کی ہوتی ہیں۔ ماہرین حیوانات کے مطابق اس کی 9 اقسام ہیں۔ ٹڈی ایک گھنٹہ میں 20015 میل کا فاصلہ طے کر لیتی ہے۔ یہ ایک نباتاتی دشمنی میں شہرت رکھتی ہے۔ ٹڈیاں آن کی آن میں فصلوں کے کئی کھیت صاف کر دیتی ہے۔ باغبان اور کاشت کار ٹڈیوں کا نام سن کر لرز جاتے ہیں۔ توریت وانجیل میں بھی ٹڈیوں کا تذکرہ ملتا ہے۔ قرآن مجید میں کثرتِ تعداد کے ظاہر کرنے ٹڈیوں کی تشبیہ دی گئی ہے۔"[21]

---

[18] Muslim bin Hajjaj, As-Sahih, Kitab as-Salam, Bab Istihbab Qatl al-Wazagh, Hadith No. 5844.

[19] Abu Zakariyya, Muhy ad-Din Yahya bin Sharaf, Al-Majmu‘ Sharh al-Muhadhdhab (with Takmilat as-Subki and al-Matba‘i), Jild 9, Safhah 74.

[20] Al-Qur’an 54:7

[21] Daryabadi, ‘Abd al-Majid, Mawlana, Haywanat-e-Qur’ani, Safhah 58.

حشرات الارض کھانے میں مالکیہ کی رائے

فقہاء مالکیہ میں دو اقوال پائے جاتے ہیں۔ بعض مالکیہ جن میں ابن عرفہ اور قرافی شامل ہیں کے نزدیک تمام حشرات حرام ہیں۔ جبکہ دوسرے قول کے مطابق تمام حشرات حلال ہیں۔ بعد میں اسی کو مذہب قرار دیا گیا۔22 بعض حشرات کی بابت اختلاف ہے جیسے چوہا، اس کے متعلق دو اقوال ہیں۔ اگر زہر کا خوف نہ ہو تو سانپ کھانا جائز ہے۔ سانپ اگر مریض کو مفید ہو تو زہر سمیت کھانا جائز ہے۔[23] حشرات کھانے کے جواز کے لئے دو شرائط ہیں۔ خون والے کو ذبح کیا جائے گا جیسے باقی حیوانات ذبح کئے جاتے ہیں۔ اگر خون نہیں ہے تو ٹڈی کی طرح سر الگ کیا جائے گا۔ یا ایسا طریقہ اپنایا جائے گا جس سے موت واقع ہو جائے۔ جیسے بھوننا، سینکنا، ٹھنڈے پانی میں ڈال کر مارنا، دونوں صورتوں میں تسمیہ اور نیتِ ذبح لازم ہے۔[24]

فقہاء مالکیہ کے دلائل

مالکیہ اس آیت سے استدلال کرتے ہیں۔

"قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ"[25]

"تم فرماؤ، جو میری طرف وحی کی جاتی ہے، اُس میں کسی کھانے والے پر میں کوئی کھانا حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں میں بہنے والا خون ہو یا سور کا گوشت ہو کیونکہ وہ ناپاک ہے یا وہ نافرمانی کا جانور ہو جس کے ذبح میں غیرُ اللہ کا نام پکارا گیا ہو تو جو مجبور ہو جائے (اور اس حال میں کھائے کہ) نہ خواہش (سے کھانے) والا ہو اور نہ ضرورت سے بڑھنے والا تو بے شک آپ کا رب بخشنے والا مہربان ہے۔"

اس آیت مبارکہ سے استدلال کرتے ہوئے مالکیہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں کو حرام کیا ہے۔ اس آیت میں حشرات الارض کا ذکر موجود نہ ہے۔ اس لئے تمام حشرات حلال سمجھے جائیں گے۔ سوائے ان کے جن کی بارے کوئی نص موجود ہو۔ حضرت بلقام بن تلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا۔

"صحبت النبی ﷺ فلم اسمع لحشرة الارض تحریما"[26]

"میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہا مگر میں نے ان سے حشرات کے حرام ہونے پر کچھ نہیں سنا۔"

دوسری روایت:

"حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ کچھ چیزیں کھاتے تھے اور کچھ ناپسندیدگی کی وجہ سے چھوڑ بھی دیتے تھے۔ پھر اللہ رب العزت نے اپنے رسول ﷺ کو مبعوث کیا اور اپنی کتاب نازل فرمائی۔ اس کے حلال کو حلال قرار دیا اور اس کے حرام کو حرام قرار دیا۔ پس حلال وہ ہے جو کو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا اور حرام وہ ہے جس کو اللہ نے (اپنی کتاب) میں حرام ٹھہرایا۔ اور جس کے ذکر سے خاموشی برتی وہ معاف (جائز) ہے۔"[27] چنانچہ فقہاء مالکیہ کے

---

[22] Lajnat al-‘Ulama’, Al-Mawsu‘ah al-Kuwaitiyyah, 17/279.
[23] Lajnat al-‘Ulama’, 17/280.
[24] Ibid.
[25] Al-Qur’an 6:145
[26] Abu Dawud, Sulaiman bin al-Ash‘ath as-Sijistani, As-Sunan, Dar al-Risalah al-‘Alamiyyah, al-Awla, 1430H, Kitab al-At‘imah, Bab Ma Lam Yudhkar Tahreemuhu, 5/613.
[27] Abu Dawud, Sulaiman bin al-Ash‘ath as-Sijistani, Sunan Abi Dawud, Dar al-Risalah al-‘Alamiyyah, al-Awla, 1430H, Kitab al-At‘imah, Bab Ma Lam Yudhkar Tahreemuhu, 5/618.

نزدیک مذکورہ دلائل کی روشنی میں جن حشرات کے حرام ہونے پر کوئی نص موجود نہیں وہ سب حلال متصور ہوں گے۔

حشرات الارض کھانے میں شوافع وحنابلہ کی رائے

فقہاء شوافع و حنابلہ کے نزدیک ٹڈی کے علاوہ باقی حشرات الارض کی حرمت کے عموم سے بعض مخصوص جانوروں کو مزید مستثنیٰ کیا ہے جیسا کہ گوہ، یربوع اور وبر، قنفذ (سیہ) وغیرہ۔

دلائل۔

فقہاء شوافع و حنابلہ کے نزدیک گوہ کھانا حلال ہے۔ گوہ کے حلال ہونے پر وہ حضرت ابن عمر کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا۔ لست باكله ولا محرمه [28] یعنی گوہ نہ میں کھاتا ہوں اور نہ ہی اس کو حرام کرتا ہوں۔ دوسری روایت حضرت عبداللہ بن عباس کی ہے کہ خالد بن ولید نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ام المومنین حضرت میمونہؓ کے گھر گیا (حضرت میمونہ حضرت ابن عباس واور خالد بن ولید دونوں کی خالہ تھیں) انھوں نے گوہ کا بھنا ہو گوشت رسول اللہ ﷺ کو پیش کیا۔ حضورؐ نے اس سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا گوہ کھانا حرام ہے؟ فرمایا نہیں مگر میری سرزمین میں پائی نہیں جاتی مجھے اس سے گھن آتی ہے۔ حضرت خالد کہتے ہیں یہ سن کر میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کھانے لگا، رسول اللہ ﷺ مجھے کھاتا دیکھتے رہے۔[29]

یربوع، چوہے کی طرح کا ایک جانور ہے۔ جس کی دم لمبی، پچھلی ٹانگیں بڑی اور اگلی چھوٹی ہوتی ہیں۔ حنابلہ و شافعیہ کے نزدیک یہ جانور حلال ہے [30] احناف کے نزدیک یہ خبائث میں شامل ہونے نیز چوہے کے مشابہ ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔

قنفذ (سیہ، سیہ) یہ چوہے کی طرح کا نیز خاردار ہوتا ہے۔ شافعیہ کے نزدیک یہ بھی حلال ہے۔[31] اہل عرب اسے شوق سے کھاتے ہیں۔ اس کا کھانا برا نہیں سمجھا جاتا۔ احناف اور حنابلہ اس کا کھانا حرام قرار دیتے ہیں۔ قاضی خان، ردالمختار میں قنفذ کو حرام جانوروں میں شامل کیا گیا ہے۔

طیب وخبیث کی بحث

طیب و خبیث دونوں الفاظ باہم متضاد ہیں۔ لغت میں طیب، صاف ستھری اور مرغوب چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ خبیث قابل نفرت اور گندی چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔[32]

جمہور فقہاء کا موقف

جمہور کے نزدیک طبعی طور پر مرغوب چیز کو ہی حلال سمجھا جائے گا وہ چیز ایسی نہ ہو جس سے انسانی طبیعت نفرت و گھن محسوس کرے۔[33] یعنی حلال کے علاوہ طیب کے لفظی معنی کو بھی ملحوظ رکھا جائے گا۔

---

[28] Muslim, As-Sahih, Al-Mukhtasar bin Naql al-‘Adl ‘an al-‘Adl ila Rasul Allah ﷺ (1541/3).
[29] Al-Bukhari, Al-Jami‘ al-Musnad as-Sahih al-Mukhtasar min Umur Rasul Allah ﷺ wa Sunanihi wa Ayyamihi, Sahih al-Bukhari (7/71).
[30] Lajnat al-‘Ulama’, Al-Mawsu‘ah al-Kuwaitiyyah, 17/279.
[31] Abu Zakariyya, Muhy ad-Din Yahya bin Sharaf, Al-Majmu‘ Sharh al-Muhadhdhab, Jild 9, Safhah 12.
[32] Mufti Muhammad Shafi‘, Ma‘arif al-Qur’an, Idarat al-Ma‘arif, Karachi, Jild 3, Safhah 43.
[33] Al-Kasani, ‘Ala’ ad-Din Abu Bakr bin Mas‘ud bin Ahmad al-Hanafi, Bada’i‘ as-Sana’i‘ fi Tartib ash-Shara’i‘, Beirut, Lebanon, Dar al-Kutub al-‘Ilmiyyah, 1986, Jild 5, Safhah 38.

فقہاءِ مالکیہ کا مؤقف

مالکیہ کی رائے میں طیبات سے صرف حلال چیزیں مراد ہیں۔[34] یعنی طیب حلال ہی کا مترادف ہے۔اس سے مراد صرف وہی چیزیں ہیں جو شرعاً حلال و جائز ہوں۔ حلال ہونے کے لئے چیز کا مرغوب و لذیذ ہونا ضروری نہ ہے۔ لیکن وہ چیز نقصان دہ نہ ہو اور صریحاً حرام نہ ہو۔

محققین نے جمہور کے قول کو پسند کیا ہے کیونکہ اگر طیبات سے حلال مراد لیا جائے گا تو بعض قرآنی آیات میں بلافائدہ تکرار لازم آئے گا۔ جیسے آیت مبارکہ

"يَسْـَٔلُوْنَكَ مَا ذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ"[35]

کا مفہوم یہ بنے گا کہ لوگ آپ سے حلال چیزوں کی بابت سوال کرتے ہیں۔ آپ فرمادیں تمہارے لئے حلال چیزیں حلال ہیں۔

یہ مفہوم نامناسب ہوگا جو قرآن کے شایانِ شان نہ ہے۔ ضروری ہے یہاں طیبات کا لفظی معنی مراد لیا جائے اور اسے لذیذ و مرغوب چیزوں پر محمول کیا جائے۔ پھر مراد واضح ہوگی کہ تمہارے لئے ہر لذیذ و مرغوب چیز حلال کر دی گئی ہے۔[36]

البتہ استخباث کی بابت اتفاق ہے کہ اس میں سلیم الطبع، اچھے اخلاق و عادات کے حامل لوگوں کے ذوقِ لطیف کا اعتبار کیا جائے گا۔[37] شوافع کے نزدیک اس معاملہ میں اہلِ عرب کے ذوق کو معیار مانا جائے گا۔[38] اہل عرب کی پسند حلال اور ان کی ناپسند حرام قرار پائے گی۔ وہ قرآن کے اولین مخاطب ہیں۔[39]

جبکہ دوسرے قول کے مطابق عرب و غیر عرب کے باذوق، لطیف المزاج، سلیم الطبع لوگوں کے ذوق کا اعتبار کیا جائے گا۔ اہل عرب کی تخصیص نہ ہے۔ احناف سے امام جصاص[40] اور فقہاء حنابلہ سے ابنِ تیمیہ کی یہی رائے ہے۔[41]

مولانا مودودی کی رائے

جانوروں کی حلت و حرمت کے اختلاف کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

> "ان تمام مختلف اقوال اور ان کے دلائل پر غور کرنے سے یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ دراصل شریعت الٰہی قطعی حرمت ان چار چیزوں کی ہے جن کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے۔ ان کے سوا دوسری حیوانی غذاؤں میں مختلف درجوں کی کراہت ہے۔ جن چیزوں کی کراہت صحیح روایات کے مطابق نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے وہ حرمت کے درجہ سے قریب تر ہیں اور جن چیزوں میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہوا ہے ان کی کراہت مشکوک ہے۔ رہی طبعی کراہت جس کی بناء پر بعض اشخاص بعض چیزوں کو ناپسند کرتے ہیں، یا قومی کراہت جس کی بناء پر بعض قومیں بعض چیزوں سے نفرت کرتی

---

[34] Al-Qurtubi, Abu ‘Abdullah, Muhammad bin Ahmad bin Abi Bakr bin Farah al-Ansari, Al-Jami‘ li Ahkam al-Qur’an (Tafsir al-Qurtubi), al-Qahirah, Misr, Dar al-Kutub al-Misriyyah, 1964, Jild 7, Safhah 300.
[35] Al-Qur’an 5:4
[36] Abu ‘Abdullah, Muhammad bin ‘Umar bin al-Hasan bin al-Husayn at-Taymi, Mafatih al-Ghayb / At-Tafsir al-Kabir, Jild 11, Safhah 290.
[37] Abu ‘Abdullah, Muhammad bin ‘Umar bin al-Hasan bin al-Husayn at-Taymi, Jild 11, Safhah 290.
[38] Ash-Shafi‘i, Abu ‘Abdullah Muhammad bin Idris, Al-Umm, Beirut, Lebanon, Dar al-Ma‘rifah, 1990, Jild 2, Safhah 271
[39] Al-Nawawi, Abu Zakariyya Muhy ad-Din Yahya bin Sharaf, Al-Majmu‘ Sharh al-Muhadhdhab, Damascus, Syria, Dar al-Fikr, Jild 9, Safhah 26.
[40] Al-Jassas, Ahmad bin ‘Ali Abu Bakr ar-Razi, Ahkam al-Qur’an, Beirut, Lebanon, Dar Ihya’ at-Turath al-‘Arabi, Jild 4, Safhah 191.
[41] Ibn Taymiyyah, Taqi ad-Din Abu al-‘Abbas Ahmad bin ‘Abd al-Halim al-Harrani, Majmu‘ al-Fatawa, al-Madinah al-Nabawiyyah, Majma‘ al-Malik Fahd, 1995, Jild 17, Safhah 179.

ہیں، تو شریعتِ الٰہی کسی کو مجبور نہیں کرتی کہ وہ خواہ مخواہ اس چیز کو ضرور ہی کھاجائے جو حرام نہیں کی گئی ہے۔اور اسی طرح شریعت کسی کو یہ حق بھی نہیں دیتی کہ وہ اپنی کراہت کو قانون کادرجہ دے اور ان لوگوں پر الزام عائد کرے جو ایسی غذائیں استعمال کرتے ہیں جنھیں وہ ناپسند کرتا ہے۔"[42]

حشرات الارض حصولِ غذا کاذریعہ

انسانی ضرورتوں میں سے خوراک ایک بنیادی ضرورت ہے۔متوازن خوراک صحتِ انسانی کے لئے ازحد ضروری ہے۔دورِ موجود میں انسانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے سبب متوازن خوراک کی کمی ایک سنگین مسئلہ بن گئی ہے۔جس کے حل کے لئے ماہرین خوراک مختلف حل اور نئے طریقے ڈھونڈرہے ہیں۔لیبارٹریوں میں نئی اقسام کی غذائیں تیار کی جارہی ہیں۔پرندے پہلے ہی انسانی خوراک کا حصہ تھے ہی اب حشرات الارض اور کیڑے مکوڑوں کو بھی انسانی خوراک کا حصہ بنانے کی ترغیب دی جارہی ہے۔ماہرینِ خوراک کے مطابق حشرات الارض لحمیات(protein) چربی(Fat)حیاتین(Vitamin)اور معدنیات(Minerals)کاآسان اور سستاذریعہ ہیں۔

FTOکی رپورٹ

اقوامِ متحدہ کے ذیلی ادارے برائے خوراک اور زراعت(FTO)نے اپنی ایک رپورٹ میں(Protein)کے حصول کے لئے حشرات الارض کو کھانے کی ترغیب دی ہے اور انھیں مچھلی، مرغی، گائے کا متبادل قرار دیاہے۔رپورٹ کے مطابق کیڑے مکوڑے کھانے سے ماحولیاتی آلودگی بھی دور ہوگی نیز انسان اپنی غذائی ضروریات بھی پوری کرسکیں گے۔

"Why eat nsects? Overall, entomophagy can be promoted for three reasons: • Health: - Insects are healthy, nutritious alternatives to mainstream staples such as chicken, pork, beef and even fish (from ocean catch). - Many insects are rich in protein and good fats and high in calcium, iron and zinc. - Insects already form a traditional part of many regional and national diets. • Environmental: - Insects promoted as food emit considerably fewer greenhouse gases (GHGs) than most livestock (methane, for instance, is produced by only a few insect groups, such as termites and cockroaches). - Insect rearing is not necessarily a land-based activity and does not require landclearing to expand production. Feed is the major requirement for land. - The ammonia emissions associated with insect rearing are also far lower than those linked to conventional livestock, such as pigs. - Because they are cold-blooded, insects are very efficient at converting feed into protein (crickets, for example, need 12 times less feed than cattle, four times less feed than sheep, and half as much feed as pigs and broiler chickens to produce the same amount of protein). - Insects can be fed on organic waste streams. • Livelihoods (economic and social factors): - Insect harvesting/rearing is a low-tech, low-capital investment option that offers entry even to the poorest sections of society, such as women and the landless. - Minilivestock offer livelihood opportunities for both urban and rural people. - Insect rearing can be low-tech or very sophisticated, depending on the level of investment.[43]"

[42] Mawdudi, Mawlana, Abu al-A'la, Tafhim al-Qur'an, Idarat Tarjuman al-Qur'an, Lahore, Jild 1, Safhah 593.
[43] "Edible Insects: Future Prospects for Food and Feed Security" FAO Edible Insects Report"2013 "

انٹوموفجی کیا ہے؟

حشرات الارض کو انسانی خوراک کے طور پر استعمال کرنے کو انٹوموفجی (Entomophagy) کا نام دیا گیا ہے۔(FTO) کے مطابق دنیا میں دو ارب سے زائد انسان کیڑوں کی انیس سو سے زائد اقسام بطور خوراک کھا رہے ہیں۔ علم حیاتیات نے اس حقیقت کو واضح کیا کہ دنیا میں حشرات کی ایک ملین سے زائد اقسام پائی جاتی ہیں۔

حشرات غذائیت کا اہم ذریعہ

آہستہ آہستہ وقت کے ساتھ یورپ میں حشرات، کیڑے مکوڑے کھانے کے رواج میں اضافہ ہوا ہے۔یونیورسٹیز میں اس پر تحقیق ہو رہی ہے ۔ریسرچ آرٹیکلز شائع ہو رہے ہیں۔البتہ مشرق میں اس کا رواج نہ ہونے کے برابر ہے۔

حشرات میں غذائیت کی موجودگی ایک اہم موضوع ہے، کیونکہ یہ موجودات قدرتی ماحول میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اور انسانوں کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے میں بھی مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔ حشرات کی غذائیت میں اہم اجزاء شامل ہیں جو انسانی صحت کے لئے فائدہ مند ہو سکتے ہیں۔

حشرات کی غذائیت میں موجود اہم اجزاء

1. **لحمیات(protein):** حشرات میں پروٹین کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے۔کچھ حشرات میں پروٹین کی مقدار 30% سے 80% تک ہو سکتی ہے۔ مثلاً، ٹڈیاں، مکڑیاں اور جوئیں پروٹین کے اچھے ذرائع سمجھے جاتے ہیں۔ پروٹین کی یہ مقدار گوشت سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے۔
2. **چکنائی(Fat):** حشرات میں چکنائی بھی ہوتی ہے، جو کہ جسم کو توانائی فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر اہم افعال میں مدد دیتی ہے۔ان میں اومیگا-3 اور اومیگا-6 فیٹی ایسڈز بھی موجود ہوتے ہیں جو دل کی صحت کے لئے فائدہ مند ہوتے ہیں۔
3. **معدنیات :(Minerals)** حشرات میں مختلف قسم کے معدنیات پائے جاتے ہیں، جیسے کہ آئرن، زنک، میگنیشیم اور کیلشیم۔ یہ معدنیات انسانی جسم کی بہت سی ضروریات کو پورا کرتے ہیں، جیسے خون کی کمی کو دور کرنا، ہڈیوں کی صحت کو بہتر بنانا اور مدافعتی نظام کو مضبوط بنانا۔
4. **حیاتین(Vitamin):** حشرات میں وٹامن B12، وٹامن A اور وٹامن D جیسے وٹامنز بھی موجود ہوتے ہیں جو انسان کی صحت کے لئے ضروری ہیں۔ وٹامن B12 خاص طور پر خون کی کمی کی روک تھام میں مدد کرتا ہے۔
5. **نامیاتی مرکبات :(Amino Acids)** حشرات میں تمام ضروری امینو ایسڈز ہوتے ہیں، جو جسم کی پروٹین بنانے کی صلاحیت کو بڑھاتے ہیں اور توانائی کی سطح کو بہتر بناتے ہیں۔
6. **فائبر :** حشرات میں غذائی فائبر بھی موجود ہوتی ہے، جو نظام انہضام کے لئے فائدہ مند ہے اور قبض کو دور کرنے میں مدد دیتی ہے۔

حشرات کو انسانی غذاء کے طور پر استعمال کرنے کے فوائد

حشرات کی پرورش میں پانی، زمین اور دیگر قدرتی وسائل کی ضرورت کم ہوتی ہے، اس لئے یہ ماحول دوست ہیں۔ حشرات میں موجود غذائی اجزاء خصوصاً پروٹین اور وٹامنز غریب ممالک میں غذائی کمی کو پورا کرنے میں مدد فراہم کر سکتے ہیں۔ حشرات میں توانائی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے، اور ان کی غذائیت کا معیار دیگر پروٹین کے ذرائع کی نسبت بہت بہتر ہو سکتا ہے۔ حشرات کی غذائیت کے بارے میں متعدد سائنسی تحقیقات موجود ہیں۔[44] ان حوالوں کے مطابق، حشرات کی غذائیت انسانوں کے لئے ایک معیاری اور پائیدار غذائی ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے۔

[44] "Nutritional value of edible insects" (van Huis et al., 2013)

نتیجہ البحث

مذکورہ آراء ودلائل سے یہ بات واضح ہوئی کہ آئمہ کرام میں حشرات الارض کے کھانے کے متعلق اختلاف موجود تھااور یہ اختلاف لفظِ طیب وخبیث کے اطلاق پر مبنی تھا۔فقہاءاحناف تمام حشرات الارض کو خبائث میں شامل سمجھتے ہوئے ان کے کھانے کو حرام قرار دیتے ہیں سوائے ٹڈی کے۔فقہاء حنابلہ وشوافع کچھ مخصوص حشرات کو خبائث میں شامل نہیں سمجھتے لہذا وہ ان کو بھی حلال جانتے ہیں۔فقہاءمالکیہ کے نزدیک حلت کے عام اصول کے مطابق تمام حشرات حلال اور طیب ہیں کیونکہ ان کی حرمت پر صراحت ووضاحت موجود نہیں ہے۔البتہ جن حشرات کو کھانے سے انسانی صحت کا نقصان ہو وہ مضرت کی بناء پر حرام ہوں گے۔تمام حشرات کے حرام ہونے پر واضح نص شرعی موجود نہیں ہے۔اسی لئے یہ مسئلہ قیاس واجتہاد کے لئے کھلا ہے۔آئمہ کی آراء کا مختلف فیہ ہونا بھی اسی وجہ سے ہے۔حشرات الارض میں کئی قسم کے جانور پائے جاتے ہیں جن کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ان میں کئی جانور نفرت انگیز اور گندے محسوس ہوتے ہیں جبکہ کئی جانور بڑے خوبصورت، دلنشین اور جاذبِ نظر ہیں ان کو دیکھ کر نفرت یا گھن محسوس نہیں ہوتی۔اس لئے حشرات کے پورے گروہ کو مکروہ وناپسند نہیں کہا جاسکتا۔غیر مضر حشرات سے حاصل شدہ فوائد سے مستفید ہونے کی گنجائش موجود ہے۔مختلف ملکوں میں رہنے والوں کی عادات ومزاج کی رعایت بھی فقہاءاسلام کی پیشِ نظر رہی۔اجتہادی آراء گنجائش فراہم کرتی ہیں تاکہ ضرورت وحالات کی پیشِ نظر ان سے استفادہ کیا جاسکے۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)